3364 - بالوں کی کٹنگ کی اشکال

سوال

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بالوں کی شکل کیا تھی، اور حرام اشکال کون سی ہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بالوں کے وصف کے متعلق کئی ایك احادیث وارد ہیں اور ان میں کئی اوصاف بیان ہوئے ہیں:

1 - نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بال نہ تو بالکل گھنگریالے تھے اور نہ ہی بالکل سیدھے تھے.

انس بن مالك رضی اللہ تعالی عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں:

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قوم میں درمیانہ قد تھے، نہ تو طویل اور نہ ہی چھوٹے قد کے مالك تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا رنگ غلابی تھا، نہ تو بالکل چمکتا ہوا سفید تھا، اور نہ ہی شدید گندمی تھا، نہ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بال بالکل گھنگریالے تھے، اور نہ ہی بالکل سیدھے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر جب وحی کا نزول ہوا تھا آپ کی عمر چالیس برس تھی .... "

صحیح بخاری حدیث نمبر (3354) صحیح مسلم حدیث نمبر (2338).

امھق: شدید سفیدی کو کہتے ہیں.

آدم: شدید گندمی رنگ کو کہتے ہیں.

2 - نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بال آپ کے کانوں کی لو تك پہنچ رہے ہوتے تھے.

براء بن عازب رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

نبی کریم صلی اللہ علیہ درمیانہ قد کے مالك تھے، اور آپ کی کمر مبارک سے اوپر کندھوں کا درمیانی حصہ چوڑا تھا، آپ کے بال کانوں کی لو تك پہنچ رہے ہوتے، میں نے انہیں سرخ جوڑے میں دیکھا تو ان سے کوئی اور زیادہ چیز خوبصورت نہ دیکھی "

صحیح بخاری حدیث نمبر (3358) صحیح مسلم حدیث نمبر (2337).

3 - اور بعض اوقات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بال آپ کے کندھوں تك پہنچ جاتے تھے.

ابو قتادہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے انس بن مالك رضی اللہ تعالی عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بالوں کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا:

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایسے آدمی تھے جن کےبال نہ تو بالکل گھنگریالے تھے اور نہ ہی بالکل سیدھے تھے، اور بال آپ کے کانوں اور کندھوں کے درمیان تھے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (5565) صحیح مسلم حدیث نمبر (2337).

اور روایت میں یہ الفاظ ہیں:

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بال آپ کے کندھوں کو چھو رہے ہوتے تھے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (5563) صحیح مسلم حدیث نمبر (2338).

اور بعض اوقات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بال اس سے چھوٹے ہوتے، یہ سب حالات پر محمول ہے، اور ہر صحابی نے جو دیکھا وہی بیان کر دیا.

4 - نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات اپنے بالوں کو خضاب لگایا کرتے تھے.

عثمان بن عبد اللہ موہب بیان کرتے ہیں کہ میں ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا کے پاس گیا تو انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بالوں میں سے ایك بال نکالا جو کہ خضاب شدہ تھا "

صحیح بخاری حدیث نمبر (5558).

اور ايك روايت ميں يہ الفاظ زائد ہيں:

" مہندى اور كتم كے ساتھ رنگے ہوئے تھے "

مسند احمد حديث نمبر (25328).

الكتم: ايك بوٹى ہے جس كو مہندى ميں ملا كر بال رنگے جاتے ہيں، اور اس سے سياہى اور سرخى كا درميانہ رنگ بن جاتا ہے.

ديكھيں: عون المعبود حديث نمبر (4205) كى شرح.

5 - نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم اپنے بالوں كى مانگ نكالا كرتے تھے.

ابن عباس رضى اللہ تعالى عنہما بيان كرتے كہ:

" رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم اپنے بالوں كا سدل كيا كرتے تھے، اور مشرك اپنے سروں كى مانگ نكالا كرتے تھے، اور اہل كتاب اپنے سر كے بالوں كا سدل كيا كرتے، اور رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم اہل كتاب كى موافقت كرنا پسند كرتے جب تك كہ اس ميں كوئى حكم نہ ديا گيا ہوتا، اور پھر بعد ميں رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے اپنے سر كے بالوں كى مانگ نكالنا شروع كر دى "

صحيح بخارى حديث نمبر (3365) صحيح مسلم حديث نمبر (2336).

حديث ميں وارد الفاظ كے معانى:

" السدل " بال پيشانى پر لٹكانا.

الفرق: سر كے درميان سے بالوں كو ايك دوسرے عليحدہ يعنى دائيں بائيں كرنا.

علماء كرام نے اس حديث پر بحث و تمحيث كى جس كا خلاصہ امام نووى كے درج ذيل قول ميں ہے:

" حاصل يہ ہوا كہ: صحيح اور مختار يہ ہے كہ سدل اور فرق دونوں جائز ہيں، ليكن فرق يعنى مانگ نكالنا افضل ہے "

ديكھيں: شرح مسلم نووى (15 / 90).

6 ـ اور جب نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے حجۃ الوداع كيا تو آپ نے اپنے سر كے بالوں كى تلبيد كى ہوئى تھى.

اور تلبيد يہ ہے كہ: بالوں كو كوئى جوڑنے والى (چپكانے والى) چيز لگا كر ايك دوسرے كے ساتھ چپكا ديا جائے، تا كہ بال اكٹھے رہيں اور گندے ہونے سے بچے رہيں اور انہيں دھونے كى ضرورت پيش نہ آئے، اس ليے كہ يہ احرام والے شخص كے ليے آسان ہے، خاص كر پہلے دور ميں تو سفر وغيرہ كى صعوبتوں كى بنا پر احرام والے شخص كو پانى كى قلت اور گرد و غبار كا بہت زيادہ سامنا كرنا پڑتا تھا.

ابن عمر رضى اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ:

" ميں نے رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كو اپنے بال تلبيد كيے ہوئے تلبيہ كہتے ہوئے ديكھا "

صحيح بخارى حديث نمبر (5570) صحيح مسلم حديث نمبر (1184).

الاہلال: اونچى آواز سے تلبيہ كہنے كو كہتے ہيں.

7 ـ اور بعض اوقات رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم اپنے بالوں كى كئى ايك چٹيا بنا ليا كرتے تھے، خاص كر سفر ميں تا كہ گرد و غبار سے محفوظ رہ سكيں.

ام ہانئ رضى اللہ تعالى عنہا بيان كرتى ہيں كہ:

" نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم مكہ تشريف لائے تو آپ نے اپنے سر كے بالوں كى چار چٹيا كى ہوئى تھيں "

سنن ترمذى حديث نمبر (1781) سنن ابو داود حديث نمبر (4191) سنن ابن ماجہ حديث نمبر (3631).

اور ابن ماجہ ميں تعنى: الضفائر كے لفظ ہيں. اور اس حديث كو حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے فتح البارى (10 / 360) ميں صحيح قرار ديا ہے.

اور بالوں كى حرام اشكال كئى ايك امور ميں جمع ہيں، جو ذيل ميں بيان كيے جاتے ہيں:

1 ـ القزع:

يعنى سر كے كچھ بال مونڈنا اور كچھ رہنے دينا.

ابن عمر رضى اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ:

" رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے القزع يعنى سر كے كچھ بال مونڈنے اور كچھ ترك كرنے سے منع فرمايا "

صحيح بخارى حديث نمبر (5466) صحيح مسلم حديث نمبر (3959).

حديث كے ايك راوى نے القزع كى شرح كرتے ہوئے كہا ہے كہ: بچے كے سر كے كچھ بال مونڈ دينا اور كچھ نہ مونڈنا.

ابن قيم رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" سر كےكچھ بال مونڈنا اور كچھ رہنے دينے كے كئى مرتبے ہيں:

سب سے شديد يہ ہے كہ سر كا درميان والا حصہ مونڈ ديا جائے اور اطراف كو نہ مونڈا جائے، جيسا كہ عيسائى پادرى كرتے ہيں.

اور اس سے محلق يہ قسم بھى ہے كہ سر كى اطراف اور جانب سے بال مونڈ ديے جائيں اور درميان كا حصہ رہنے ديا جائے، جيسا كہ بہت سارے بے وقوف اور اخلاق سے گرے ہوے گندے لوگ كرتے ہيں.

اور اس سے ملحق يہ بھى ہے كہ سر كا اگلا حصہ مونڈ ديا جائے اور پچھلا حصہ رہنے ديا جائے.

يہ تينوں صورتيں القزع ميں شامل ہوتى ہيں جس سے نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے منع فرمايا ہے، اور بعض ايك دوسرے سے زيادہ قبيح ہيں "

ديكھيں: احكام اهل الذمة (3 / 1294).

2 ـ كفار يا فاسق قسم كے لوگوں سے مشابہت اختيار كرنا.

اس كى بہت سارى اشكال ہيں، كچھ تو القزع ميں داخل ہوتى ہيں مثلا ميرين كٹ اس طرح بال بنوانے جائز نہيں اس كے دو سبب ہيں، ايك تو يہ القزع ميں شامل ہوتا ہے، اور دوسرا كفار سے مشابہت ہوتى ہے، اور بعض شكليں ايسى ہيں جس ميں القزع تو نہيں ليكن اس ميں كفار سے مشابہت ضرور ہوتى ہے، اور يہ كفار كے ساتھ مخصوص ہيں، مثلا كچھ بال كھڑے ركھنے، اور باقى كو لٹكا دينا يا اس طرح كى اور اشكال.

چنانچہ جو بال کٹوانے کی اشکال کفار یا فاسق قسم کے افراد کے ساتھ مخصوص ہیں مسلمان شخص کے لیے اس طرح کے بال کٹوانے جائز نہیں، کیونکہ اس میں مشابہت ہوتی ہے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جس کسی نے بھی کسی قوم سے مشابہت اختیار کی تو وہ انہی میں سے ہے "

سنن ابو داود حدیث نمبر (4031) حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے فتح الباری (10 / 171) میں اور شیخ الاسلام نے اقتضاء الصراط المستقیم صفحہ (82) میں اس حدیث کی سند کو جید قرار دیا ہے.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اور اس حدیث کی کم از کم حالت یہ ہے کہ کفار سے مشابہت کی بنا پر تحریم کا تقاضا کرتی ہے، اگرچہ اس حدیث کا ظاہر کفار سے مشابہت اختیار کرنے والے کے کفر کا مقتضی ہے، جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالی کے اس فرمان میں ہے:

اور جو کوئی بھی تم میں سے ان کے ساتھ دوستی لگائیگا تو وہ انہي میں سے ہے .

دیکھیں: اقتضاء الصراط المستقیم (83).

اخلاق سے گرے ہوئے غلط قسم کےلوگوں سے مشابہت:

یہ وہ اشکال ہیں جو بعض بےوقوف اور سافل قسم کے لوگ اختیار کرتے ہیں، اور ہو سکتا ہے یہ بھی مندرجہ بالا مذکورہ اقسام میں داخل ہوں.

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (14051) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

واللہ اعلم .